احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

سوموار 3- جنوری 2000ء

روزنامہ
CPL 61
ربوہ
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

سوموار 3 جنوری 2000ء - 25 رمضان 1420 ہجری - 3 صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 2

اعمال کے شر سے بچنے کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ میں ان کاموں کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کئے۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فی الادعیة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں، حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو، تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے، تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔ **(ملفوظات جلد اول صفحہ 434)**

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم ہے، ایک تو معمولی طور سے، دوم وہ جب انسان اسے انتہاء تک پہنچا دیتا ہے پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ **(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)**

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ **(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 222)**

لندن سے خطبہ عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطبہ عید الفطر مورخہ 8 جنوری بروز ہفتہ لندن سے پاکستان کے وقت کے مطابق شام چھ بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ اسی رات 8:50 پر یہ خطبہ دوبارہ دکھایا جائے گا اور اگلے روز صبح 6 بجے خطبہ پھر دکھایا جائے گا۔

تقریب الوداع

ربوہ: 31- دسمبر 1999ء- محترم چوہدری حمیداللہ صاحب کے مجلس انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان کے صدر کے طور پر 17 سال خدمات انجام دینے کے بعد اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کے موقع پر مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے انصاراللہ ہال میں آج شام ساڑھے چار بجے ایک تقریب الوداع منعقد کی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ صدر مجلس تھے جبکہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب جو سٹیج پر تشریف فرما تھے نے دعا کروائی۔ تلاوت مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب نے کی جس کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب نے عہد دوہرایا۔ بعد ازاں مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی نے مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی طرف سے محترم چوہدری صاحب کی خدمات میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں ان کی خدمت پر روشنی ڈالی گئی۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے خطاب میں اس تقریب کے انعقاد کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی درخواست کی۔

بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے درثمین سے حضرت مسیح موعود کا کلام سنایا۔ آخر میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد حاضرین میں افطاری اور کھانا پیش کیا گیا۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور با عزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

عرفانِ حدیث نمبر 33

معتکفین کیلئے ہدایت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنادیا گیا۔ ایک رات آپؐ نے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے وہ جان لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کر رہا ہے اور کوئی شخص قراءت اتنی بلند آواز سے نہ کرے کہ دوسروں کی قراءت میں خلل ڈالے۔

(مسند احمد۔ مسند المکثرین۔ حدیث 5853)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 67 مطبوعہ بیروت کی ایک حدیث جو حضرت ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ رمضان میں جو اعتکاف ہوا کرتا تھا **آنحضرت ﷺ کیسے اعتکاف بیٹھتے تھے وہ کون سی دنیا تھی جس میں ڈوبا کرتے تھے۔** رمضان میں جب تیزی آتی تھی، اجود ہو جاتے تھے وہ کیا قصہ تھا۔ یہاں ایک جھلکی ہمیں نظر آتی ہے اس بناء پر کہ بعض لوگ اعتکاف میں ذرا اونچی تلاوت کرتے تھے ان کا اونچی تلاوت کرنا ہم پر ہمیشہ کے لئے احسان ہو گیا کیونکہ اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کے دل کا حال، اس کی ایک جھلک دکھائی دی۔ یہ وہ باتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ شاید از خود اپنے متعلق نہ بیان کرتے۔ مگر ان لوگوں نے مسجد میں جو تھوڑا سا ایک قسم کا ہلکا سا شور یعنی وہ بھی شور ایسا جو تلاوت کا شور ہے وہ بلند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے اس تخلیہ میں مخل ہو گئے جو آپؐ کا اور اللہ کا تخلیہ تھا۔ اس لئے مجھے یہ حدیث بہت پیاری لگتی ہے کیونکہ ان لوگوں کی تلاوت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو نصیحت فرمائی اور اب بھی ہماری (بیوت الذکر) میں شاید اس کی ضرورت پیش آئے۔ مگر اصل بات جو ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خلوت کا ایک منظر، ایک جھلکی ہم نے اس حدیث میں دیکھ لی۔

رسول اللہ ﷺ نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنا دیا گیا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ رمضان کے دنوں میں (بیت الذکر) کی Capacity کو آپ لوگ جب جانچتے ہیں اور مجھے لکھتے ہیں کہ اس میں اتنے آدمیوں کی Capacity ہے تو اتنوں کو اعتکاف میں بیٹھنے دیا جائے یہ Capacity کا معیار درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حجرہ ایسا تھا کہ وہاں باقاعدہ ایک خیمہ سا بنایا گیا یعنی ایک جھونپڑی سی بنائی گئی اور ارد گرد کافی دور تک دوسرے لوگ نہیں تھے۔ ان کی عام عبادتیں رسول اللہ ﷺ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے تخلیہ کی حالت ان پر ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ تو وہ مسجد نبوی چونکہ بہت بڑی تھی اس لئے اصل اعتکاف کا حق بڑی (بیت الذکر) میں ادا ہوتا ہے۔ ایسی (بیت الذکر) میں جہاں چند عبادت کرنے والے ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں، ایک دوسرے کے معاملات میں مخل نہ ہوں اور اصل عبادت کا تو وہی مزہ ہے جو ایسے اعتکاف میں کی جائے مگر ہمارے ہاں بھرنے پر زور ہے۔ اس لئے اس دفعہ خواتین میں خصوصیت سے جن خواتین کے متعلق کسی حکمت کی وجہ سے ہم نے سمجھا کہ ان کو یہاں نہیں بیٹھنا چاہئے، (بیت الذکر) میں گنجائش ہونے کے باوجود ان کو جگہ نہیں دی گئی۔ یہ عین سنت نبوی کے مطابق ہے کہ یہ نہیں تھا کہ اگر صحابہ چاہتے تو ساری مسجد معتکفین سے بھر سکتے تھے مگر ایسا نہیں کیا گیا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اجازت کا کیا نظام جاری تھا مگر کچھ نہ کچھ ضرور نظام جاری ہوگا جس کے تابع بعض لوگوں کو توفیق ملتی تھی اور بعضوں کو نہیں ملتی تھی۔ کھجوروں کا ایک حجرہ سا بنا لیا گیا، ایک جھونپڑی بنائی گئی۔ **ایک رات ایسی آئی آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے قراءت بالجہر اس طرح نہ کیا کرو کہ گویا دوسرے بھی سن سکیں۔** تو یہ فرض ہے ہر حجرے والے کا جو اعتکاف بیٹھتا ہے کہ اس کے اندر کی آوازیں باہر نہ جائیں یہاں تک کہ تلاوت بھی باہر نہ جائے۔ حالانکہ تلاوت تو کسی عبادت کرنے والے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے کیونکہ عبادت اور تلاوت درحقیقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسی آواز میں تلاوت کی آواز بھی باہر نہ جائے کہ دوسرے معتکفین کی راہ میں حائل ہو۔ کیوں ایسا فرمایا۔ ایک راوی بیاضی ہیں جن سے مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت مروی ہے اور بیاضی بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت تھی، ان کا اصل نام عبداللہ بن جابر تھا رضی اللہ عنہ۔ ان کی روایت ہے کہ اپنے حجرہ سے باہر دوسروں کی طرف نکل کے آئے یعنی چل کر باہر گئے ہیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ فاصلہ بیچ میں۔ جو نماز ادا کر رہے تھے ان کی قراءت کی آوازیں بلند تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نمازی تو اپنے رب ذوالجلال سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے۔

اب یہ راز و نیاز کی راتیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ گزارا کرتے تھے اور اس راز و نیاز کا لطف کیا تھا یہ بھی اگلی حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حدیثیں غلطی سے یہاں ساتھ نہیں رہیں لیکن زبانی میرے ذہن میں جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جو اپنے رب سے راز و نیاز کیا کرتے تھے تو دنیا کے سہارے دوسرے پردے اٹھ جایا کرتے تھے اور آپؐ ایسے غرق ہوتے تھے ذکر الٰہی میں اور اس سے ایسی لذت پاتے تھے کہ اس لذت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ وہ حدیثیں اس وقت یہاں نہیں ہیں جو میرے ذہن میں ہیں جن کی وجہ سے میں بتا رہا تھا کہ یہ جو فرمایا کہ ایک شخص راز و نیاز میں مصروف ہے اس کے راز و نیاز میں حائل نہ ہو وہ راز و نیاز ایسا تھا کہ اس کے لطف کا کوئی بیان ممکن نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ کے ذکر میں اتنا زیادہ مزہ آتا تھا کہ اس مزے کی کیفیت دوسرے الفاظ میں بیان ہو نہیں سکتی۔ عام انسان جب ذکر الٰہی میں لذت پاتا ہے تو بعض دفعہ خود اپنی کیفیت کو دوسرے کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ **آنحضرت ﷺ کو اللہ سے عشق اور محبت میں جو خلا میسر آیا کرتا تھا وہ کیفیت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا تھا ممکن ہے کہ میں بیان کر سکوں، کوئی انسان اسے بیان نہیں کر سکتا۔** ان کیفیات پر رسول اللہ ﷺ کی بعض اور حدیثیں روشنی ڈالتی ہیں مگر اتنا بہرحال یقینی ہے کہ رمضان کی راتوں کے اواخر اور آخری عشرہ میں معتکفین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کا خیال رکھیں کیونکہ وہ جس بات میں مخل ہوں گے وہ اللہ اور بندے کے راز و نیاز کی باتیں ہیں اور ایسی راز و نیاز کی باتیں ہیں جن کو وہ خود نہیں کھولنا چاہتا۔

اب ظاہر بات ہے کہ یہ واقعہ نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ نہ کہتے کہ میں تو اللہ سے راز و نیاز میں مصروف ہوں۔ وہ راز و نیاز کی کیفیت ایسی ہے جو بیان سے باہر ہے۔ جن حدیثوں سے ان پر روشنی پڑتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اور لافانی لذت میں ڈوب جاتے تھے، ایسا اس لذت میں غرق ہو جاتے تھے کہ اس سے باہر آنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ یہی دل چاہتا تھا کہ ہمیشہ کے لئے اس لذت میں ڈوب جاؤں۔ فی الرفیق الاعلیٰ کے متعلق جو آپ نے روایت سنی ہے کہ آخری وقت میں فی الرفیق الاعلیٰ کہا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ آخرت میں وہ رفیق نصیب ہوتا تھا۔ وہ رفیق جو ہمیشہ ان راتوں میں محمد رسول اللہ پر ظاہر ہوا کرتا تھا، جو آپ کا ساتھی بن جایا کرتا تھا، آپ کے دل میں اتر جایا کرتا تھا، اس میں مزید غرق ہونے کو دل چاہتا تھا۔ فی الرفیق الاعلیٰ ہے الی الرفیق الاعلیٰ نہیں۔ میں تو اپنے رفیق میں ڈوب جانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ کیفیات ہیں جن کو پڑھ کر کم سے کم ایک انسان کے دل میں یہ خیال تو پیدا ہو سکتا ہے کہ میں اس رمضان کے آخری عشرہ میں ویسا ہونے کی کوشش شروع کر دوں۔ اس کوشش میں آپ کا کوئی زیاں نہیں ہے۔ اس کوشش میں ایک ایسی لذت ہے جو اگر آپ کو نصیب ہو گئی تو یہ لذت آپ کو سنبھال لے گی اور سارا سال اس سے باہر نکلنے کا وہم و گمان بھی دل میں نہیں آئے گا۔

(الفضل 18 جنوری 99ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درسِ قرآن نمبر 9 — 20- دسمبر 1999ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا معجزہ ہے

انا النبی لا کذب - انا ابن عبدالمطلب

حفاظت تو اللہ ہی فرماتا ہے مگر ظاہری اسباب اختیار کرنے بھی ضروری ہیں

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 20 دسمبر 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن میں آج سورہ مائدہ کی آیات 58 تا 75 کا درس دیا۔ یہ درس ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ حضور ایدہ اللہ یہ درس اردو میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ آج چھ دیگر زبانوں عربی' انگلش' بنگالی' جرمن' بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ یہ درس ڈیجیٹل ٹریک پر بھی دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔

آیت نمبر:58

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 58: یاایھاالذین امنوا (-) اے وہ جو ایمان لائے ہو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور انہوں نے تمہارے دین کو تمسخر اور کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ ان کو دوست نہ بناؤ۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

علماء کہتے ہیں کہ اس سے پہلے دوستی کرنے کی اجازت دی تھی اب اس سے روکا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے سیاسی پہلو کو مد نظر رکھ کر اجازت دی تھی اب مذہبی پہلو کے پیش نظر کہا گیا ہے کہ ان سے دوستی نہ رکھو۔ یہ حربی ہوں یا غیر حربی ان سے دوستی ناجائز ہے۔

آیت نمبر:59

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 59: واذا نادیتم (-) جب تم ان کو نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ ہنسی مذاق کرنے لگتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس تسلسل میں یہ واقعہ بیان فرمایا کہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں سکھوں نے ایک دفعہ شکایت کی کہ مسلمانوں کی اذان کی آواز اگر کانوں میں پڑ جائے تو ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے یہ روزانہ پانچ وقت اذان دیتے ہیں۔ رنجیت سنگھ عقل مند اور دانا حکمران تھا۔ اس نے مسلمانوں کو بلایا اور کہا تم کیا ظلم کر رہے ہو۔ سکھوں کا کھانا بھرشٹ کر رہے ہو۔ مسلمانوں نے کہا جی نہیں کریں گے۔ بات اتنی ہے کہ ہمیں پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے ہر مسلمان کو پانچوں وقت اطلاع ہونی چاہئے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اس کا کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ رنجیت سنگھ نے سکھوں سے کہا کہ اب یہ کام تمہارے سپرد ہے ہر مسلمان کا دروازہ روزانہ پانچ وقت کھٹکھٹا کے اسے بتا دیا کرو کہ تمہاری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ سکھوں نے چند دن تو برداشت کیا۔ آخر کہا کہ ہماری توبہ۔ کھانا بھرشٹ ہوتا ہے تو ہو۔ ہم پانچ وقت اٹھ کر مسلمانوں کو نہیں بلا سکتے۔ یہ لطیفہ ایسا ہے کہ واقعۃً ہوا تھا۔ اور رنجیت سنگھ نے واقعی یہ حکم جاری کیا تھا۔

آیت نمبر:60

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 60: قل یااھل الکتاب (-) کہو اے کتاب والو تم ہم سے اس لئے بیزار ہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کلام ہم پر اترا اور جو اس سے قبل نازل ہوا اس پر۔ اور ان میں سے اکثر حدود الٰہی کو توڑنے والے ہیں۔

آیت نمبر:61

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 61: قل ھل انبئکم (-) تو کہہ دے کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر چیز کی خبر دوں جو ان لوگوں کے لئے ٹھہرا ہے جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بندر اور سؤر بنا دیا۔ اور یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے بدتر اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حل لغات میں مفردات کے حوالے سے فرمایا توبہ کے اصل معنے خیر کے ہیں مگر یہ لفظ خیر اور شر دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں مثوبہ کا لفظ استعارۃً شر کے لئے استعمال ہوا ہے علامہ رازی نے کہا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ مثوبہ کا لفظ خیر کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہاں پر برائی کے لئے کیوں استعمال ہوا ہے تو یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے وبشرھم میں بشارت کا لفظ بھی عذاب کے لئے استعمال کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے ابتلاء دو قسم کے ہوتے ہیں ایک یہ کہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا حال ہے؟ جواب ملتا ہے کہ اللہ کا فضل ہے۔ مال مویشی اولاد سب کچھ ہے۔ دوسرا یہ کہ فضل الٰہی چھن جانے پر یہی احساس ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ نے مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دی ہے تاکہ مال سے زیادہ محبت نہ ہو۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا اس رکوع میں بعثت کے نشان بیان کئے گئے ہیں۔ کہ جن پر غضب نازل ہوا وہ خنزیر کر دیئے گئے۔ خنازیر کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے فرمایا ہے کہ خنزیر کی گندی صفات کے دو حصے ہیں وہ شخص جو مال دنیا کی محبت میں زیادہ منہمک ہے اور شہوت کا حریص ہے۔ اور طاغوت یعنی حد سے نکلنے والا نافرمان۔ حضرت خلیفہ اول لکھتے ہیں وہ جو اپنے آپ کو ابراہیم کا فرزند کہتے تھے۔ ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ یہاں تک ان کے فسق و فجور نے ترقی کی ہے کہ پڑھے لکھے ایسے ذلیل ہیں جیسے بندر اور ایسے شہوت پرست ہیں جیسے خنزیر۔ یہ ان کی بدعادات کا نقشہ ہے۔ اگرچہ ایک دانش مند ان کی عرفی حالت کو دیکھ کر ان کی روحانی حالت کا پتہ لگا سکتا ہے مگر یہاں تو خود خدا نے بتا دیا ہے کہ ان کی روحانی حالت ایسی بری ہے کہ یہ عبدالطاغوت بن گئے ہیں۔ اور حدود الٰہی کو توڑنے والے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دوسری آیات کے حوالے سے فرمایا ہے کہ ان سے یہ بات نکلتی ہے کہ جب اللہ اپنے کسی بندے کے رزق میں فراخی دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے میرا اکرام کیا یہ گستاخی ہے۔ اللہ کسی کا اکرام کرنے کا پابند نہیں۔ اور اگر اس کا رزق کم ہوا ہے تو وہ کہتا ہے اللہ نے میری اہانت کی ہے۔ یہ بہت بڑی گستاخی ہے۔ ادنیٰ آدمی کسی بڑے کی اہانت کرتا ہے خدا بندے کی اہانت نہیں کر سکتا۔ وہ تو خود بڑا ہے۔ وہ خود جھک کر بندے کی اہانت کرے یہ نہیں ہو سکتا۔

آیت نمبر:62

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 62: واذا جاءوکم (-) جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر ہی کے ساتھ داخل ہوئے تھے اور اسی کے ساتھ باہر نکل گئے۔ اور اللہ اس کو خوب جانتا ہے جس کو یہ چھپاتے ہیں۔ ابن جریر نے لکھا ہے کہ اس میں یہودی منافقوں کا ذکر ہے جو کفر ہی کی حالت میں آتے تھے اور اسی میں واپس ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض ایسے لوگ آج کے دور میں دھوکا دینے کی خاطر احمدیت قبول کرتے ہیں۔ ان کا مقصد فائدہ اٹھانا ہوتا ہے۔ بعض باہر کا ویزا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بعض اندر کے راز حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ احمدیت کا کوئی راز ہی نہیں جو کچھ ہے کھلم کھلا ہے۔ جو فائدہ اٹھانے کی خاطر احمدی ہوتے ہیں وہ صاف پہچانے جاتے ہیں۔ بیعت کے ساتھ ہی ان کا خط آ جاتا ہے کہ میں پہلے احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ اب مجھے اتنی محبت پیدا ہو گئی ہے کہ آپ سے ملنے کی خواہش ہے۔ مجھے فوراً خرچہ بھیج کر بلوا لیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ ایسی چالاکیاں آپس میں کریں ہم آپ کے دھوکے میں نہیں آتے۔

آیت نمبر:63

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 63 وتریٰ کثیراً (-) تو اکثر کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہوں اور بے اعتدالیوں اور حرام کھانے میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ یقیناً بہت ہی برا کام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا عدوان حد بندیوں سے نکلنے والے۔ السحت حرام خوری میں ماہر بار بار حرام کھانے والے ہیں میں بارہا بتا چکا ہوں کہ انسان کی نیکی اور تقویٰ کا پتہ اس کے مالی معاملات سے لگتا ہے اسی طرح نور الدین ایڈیشن سوم میں لکھا ہے کہ بہت سے ان میں سے دیکھتے ہو کہ بغاوت اور حرام خوری میں بڑھ چڑھ کر قدم مارتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا اکثر اہل کتاب گناہ کے کاموں میں دوڑتے ہیں اور حرام کھاتے ہیں کیا ہی برے کام اور کیا ہی برے ان کے اعمال

ہیں۔ احبار اور رہبان ان کو برے کاموں سے کیوں نہیں روکتے۔ حرام کھاتے دیکھتے ہیں پھر بھی چپ رہتے ہیں۔ علماء بھی برا کام دیکھ کر خاموش رہ کر ان کی بدی میں شریک ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر:64

سورہ مائدہ کی آیت نمبر64 **لولا ینھٰھم** (-) کیوں نہ ربانیوں اور کلام الٰہی کی حفاظت کرنے والوں نے ان کو گناہوں کی بات کہنے سے روکا۔ بہت ہی برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مسند احمد بن حنبل کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ جب قوم میں معزز ترین لوگ موجود تھے تو انہوں نے گناہ کے مرتکب ہونے والوں کو نہ روکا تو عمومی طور پر سب پر عذاب نازل ہوگا۔ سب کو عذاب آ جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب آوے کا آوا ہی بگڑ جائے تو اچھے برے کا فرق نہیں رہا کرتا۔ عوامی عذاب نازل ہوتا ہے اور سب تکلیف اٹھاتے ہیں علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے روایت کی کہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے ان کے گناہوں کو ربانیوں نے نہ روکا حتیٰ کہ اللہ کی سزا نے انہیں آلیا۔ امر معروف کرو اور نہی عن المنکر کرو یہ روکنا رزق کو منقطع نہیں کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ خاص نکتہ ہے۔ کہ بری باتوں کے منع کرنے سے رزق بند نہیں ہوا کرتا اس خیال سے کہ بری باتوں کو روکنے سے رک جاؤ اور خوشامدی بن جاؤ تو رزق بڑھے گا یہ غلط ہے اور جان کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں درج ہے کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قول نہیں فعل ہے۔ بعض نے قول سے عمل مراد لیا ہے۔ بری باتیں کرتے اور برے کام کرتے ہیں قول اور فعل کو مخلوط کر کے اختصار کیا گیا ہے۔ دو عملوں کے لئے ایک فعل کافی ہے۔

آیت نمبر:65

سورہ مائدہ کی آیت نمبر65 **وقالت الیہود** (-) یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بند کیا ہوا ہے۔ خود انہی کے ہاتھ بندھیں۔ جنہوں نے یہ کہا ان پر لعنت ہو۔ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں جیسے چاہے خرچ کرے۔ جو تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ بہتوں کو بغاوت اور انکار میں بڑھا دے گا۔ ہم نے قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب بھی انہوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ نے اسے بجھا دیا۔ وہ بغاوت کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں۔ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حل لغات میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مفردات میں غلل کا اصل معنی اندر گھسنا ہے' الغلل درختوں کے درمیان چلنے والا پانی' پانی کو غیل" بھی کہا ہے۔ پانی درختوں میں داخل ہو کر بہنے لگا "غل فلانٌ" زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔

وقود: ایندھن کی لکڑیاں جن سے آگ بھڑکائی جائے۔ موسم گرما کی نہایت تیز گرمی۔ فلاں غصہ سے بھڑک اٹھا۔ بھی استعارہ کے طور پر چمک دمک کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ابن جریر طبری لکھتے ہیں اس میں اللہ کی طرف سے یہود کے بارے میں خبر دی گئی ہے جو اپنے رب کے بارے میں ایسی صفات بیان کرتے ہیں جو اس میں نہیں اور اس کی شان سے بعید ہیں۔ اس آیت میں ان کو سرزنش کی گئی ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی گئی ہے۔ یہود قدیم سے آپ کے بارے میں جہالت اور نادانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے تھے۔ آپ ﷺ کے تمام احسانات کی ناشکری کرتے رہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے بڑے بڑے جرائم معاف کئے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہود نے کہا کہ خدا کا ہاتھ باندھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قادرانہ تصرفات نے ہمیشہ کے لئے یہود کے ہاتھ باندھ دیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کے اس تبصرے میں بعض امور تشریح طلب ہیں۔ دنیا پر تو یہود کا قبضہ عملاً ہے ہی۔ وہ دنیا کی بادشاہتیں تو حاصل نہیں کر سکے سوائے فلسطین کے۔ لیکن بڑے بڑے ممالک امریکہ وغیرہ کی معرفت اور دیگر قوموں کی معرفت دنیا میں پھیلے پڑے ہیں۔ انگلستان میں بھی ایک زمانہ تھا کہ یہود نے بادشاہت کو اکسا کر فائدہ حاصل کیا۔ جرمنی میں بھی یہود کے خلاف سخت ردعمل اسی وجہ سے ہوا کہ انہوں نے جرمن قوم کو غلام بنا لیا تھا۔ سارا اقتصادی تصرف ان کا تھا۔ محنت جرمن قوم کر رہی تھی اور اقتصادی کے علاوہ سیاسی فوائد یہود حاصل کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ یہود دنیا کی بادشاہتیں براہ راست حاصل نہیں کر سکے بلکہ دوسری بادشاہتوں کے ذریعہ اپنے مقاصد حاصل کرتے رہے۔

آیت نمبر:66

سورہ مائدہ کی آیت نمبر66 **ولو ان اھل الکتاب** (-) اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے اور اپنی برائیاں دور کرتے تو ہم ضرور ان کو نعمتوں والی جنت میں داخل کرتے۔

طبری میں ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر یہود اس پر ایمان لاتے جو اللہ نے اتارا ہے اور اس سے اجتناب کرتے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ہم ان کی برائیاں دور کر دیتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ وہ جو ایمان لے آتے وہ یہودی نہ رہتے۔ اگر قرآن پر ایمان لے آتے تو اللہ تعالیٰ ان کی بے شمار برائیوں کو معاف فرما دیتا۔ اور سچی اصلاح نفس کی توفیق ان کو دے دیتا۔ یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

آیت نمبر:67

سورہ مائدہ کی آیت نمبر67 **ولو انھم** (-) اگر وہ تورات اور انجیل اور جو اب ان کی طرف اتارا گیا ہے اس کو ظاہر کرتے تو اللہ کی نعمتیں اوپر سے بھی کھاتے اور نیچے سے بھی۔ ان میں سے ایک جماعت میانہ رو بھی ہے۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو بہت برا کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کریم نے تمام یہود کو برا نہیں کہا۔ بلکہ یہ کہا کہ ان میں نیک اور میانہ رو بھی ہیں۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان کی بھاری اکثریت فاسق و فاجر ہے اور انہوں نے ساری قوم کو بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔

آیت نمبر:68

سورہ مائدہ کی آیت نمبر68 **یاایھا الرسول بلغ** (-) اے رسول اچھی طرح وہ پہنچا دے دنیا تک جو تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے اپنی رسالت کو نہیں پہنچایا۔ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ اور کافروں کو ہرگز کامیابی عطا نہیں کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مفردات میں عصمۃ سے مراد صاف شفاف جوہر سے پیدا ہونا جسمانی روحانی فضائل سے آراستہ' مدد کی' استقلال بخشا' سکینت نازل کی' دلوں کی حفاظت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی رسالت میں سے کچھ چھپا کر رکھا ہے تو ایسا شخص جھوٹ بولتا ہے اللہ فرماتا ہے بلغ یعنی سب کچھ پہنچا دے اور آپ نے پہنچا دیا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کچھ باقی رکھا ہو۔

ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی حفاظت پر پہرہ لگا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نے خیمہ سے سر نکالا اور پہرہ دینے والے صحابہ کو فرمایا چلے جاؤ۔ اللہ نے میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات سے غلطی لگی کہ پہرہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ کئی خلفاء شہید کر دیئے گئے۔ یہ غلط استنباط تھا۔ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ذاتی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ اور شہادتوں کے واقعات یہی بتا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا پہرے کا رواج ہمارے دور میں جاری ہے۔ احمدیت کے خلفاء سے اللہ نے براہ راست تو حفاظت کا وعدہ نہیں کیا مگر اصل بچاتا تو اللہ ہی ہے۔ تاہم دنیاوی اسباب اختیار کرنا ضروری ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک اور بحث میں ضمنی طور پر فرمایا خلافت کے مقام پر جو فائز ہو جائے اس کو عزل کا حکم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ بات دوہرائی۔ کہ یہ خیال مت کرو کہ خلیفہ کا عزل ہو سکتا ہے۔ جب خدا کے نزدیک مناسب نہیں رہے گا اور طبعی موت تو آنی ہی ہے۔ تو خدا خود اٹھا لے گا۔ تم لوگوں کو کیا تکلیف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں یہ آیت بہت قابل غور ہے۔ آنحضرت ﷺ سخت ترین مشکلات میں تبلیغ کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نیا نکتہ پیدا فرمایا ہے کہ حضرت عمرؓ کیسے بڑے تھے۔ مدبر تھے بارعب تھے حضرت عثمانؓ قوم بنی امیہ سے تھے۔ حضرت علیؓ بڑے شجاع اور بہادر تھے لیکن قتل کرنے والوں نے حضرت علیؓ کو' حضرت عمرؓ کو حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا۔ وہ زمانہ اسلام کی شان و شوکت کا زمانہ تھا۔ ارد گرد سب خیر خواہ تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا دور سخت مشکلات اور خطرات کا دور تھا۔ کس تحدی سے تبلیغ کی جاتی تھی۔ بہت سی جنگیں ہوئیں۔ ان میں آنحضرت ﷺ سب سے آگے ہوتے تھے۔ سب سے خطرناک جگہ وہ ہوتی تھی جہاں آپ ہوتے تھے۔ درحقیقت آنحضرت ﷺ کے ارد گرد ہی لڑائی ہوتی تھی۔ کیونکہ دشمن کا مقصد آپ ہی کو مارنا ہوتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک جنگ کا واقعہ بیان فرمایا جب پانسہ مسلمانوں کے خلاف پلٹ گیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے وہ شعر پڑھا۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبدالمطلب

لڑائی نے اتنا زور مارا کہ لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے سواریاں بھاگ پڑیں۔ آنحضرت ﷺ بجائے اس کے کہ چھپتے اپنے آپ کو کھلم کھلا سامنے لے آئے اور اعلان کیا کہ میں نبی ہوں اور اس بات میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ جتنے صحابہ نے یہ بات سنی وہ فوراً لوٹے۔ بعض صحابہ کی سواریاں واپس لوٹنے کا نام نہ لیتی تھیں۔ ان صحابہ نے ان کی گردنوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اس ساری صورت حال کے باوجود اللہ نے آپ کی حفاظت کی اور دشمن آپ تک پہنچنے میں ناکام و نامراد رہا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کا کسی جہاد میں قتل نہ کیا جانا بڑا بھاری معجزہ ہے۔ یہ قرآن کی صداقت کا بھی ثبوت ہے۔ قرآن میں پیشگوئی تھی کہ **واللہ یعصمک۔** اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ پہلی کتب میں بھی یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزمان کسی کے

ہاتھ قتل نہ ہو گا یہ پیشگوئی یسعیاہ میں ہے۔ خداوند نے کہا کہ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ کا وعدہ بھی ہو تب بھی ظاہری احتیاطیں اختیار کرنا ضروری ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ اللہ کو چیلنج نہ کیا جائے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر میرے مخالفین مجھ کو اٹھا کر آگ میں بھی پھینک دیں تو وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق بچالے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خود ہی آگ میں کودتے پھریں۔ یہ انبیاء کا طریق نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا بعض لوگوں نے مباہلے کے چیلنج کے جواب میں مجھے کہا آپ اور ہم دونوں ایک اونچی عمارت سے چھلانگ لگاتے ہیں۔ پہلے آپ چھلانگ لگائیں اگر آپ بچ گئے تو میں چھلانگ لگاؤں گا حضور نے فرمایا تم وہی ہو جو مسیح کو پہاڑی پر لے گیا تھا اور کہا کہ آؤ یہاں سے چھلانگ لگائیں مگر حضرت مسیح اس کو پہچان گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تمہارا ایک ہی علاج ہے خود ہی چھلانگ مار کر خودکشی کر لو۔

آیت نمبر 69

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 69 **قل یااہل الکتٰب** (۔) کہہ دے اے اہل کتاب تم کسی بات پر بھی ایمان نہیں لاؤ گے جب تک تورات انجیل اور اس پر جو تمہارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے ایمان نہ لاؤ اور جو تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ بہتوں کو شرک اور کفر میں بڑھا دے گا پس تو اس کافر قوم پر افسوس نہ کر۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا اے پیغمبر یہود و نصاریٰ کو کہہ دے کہ تم خدا کی طرف سے نازل کی گئی وحی پر قائم ہو جاؤ اور جو کچھ خدا نے ان کتابوں میں حرام کیا تھا۔ چوری، ناحق مال لوٹنا۔ اور ناحق خون کرنا اس سے باز آجاؤ۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ یہ لوگ ان کاموں کو ایسی رغبت سے کرتے تھے کہ ان برے کاموں کو ہی انہوں نے اپنا مذہب قرار دیا ہوا تھا۔

آیت نمبر:70

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 70 **ان الذین امنوا** (۔) یقیناً جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور نیک عمل بجالایا اسے کوئی خوف نہیں۔ اور وہ کوئی غم نہ کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہود کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ماننے میں تامل تھا۔ زمانہ آتا ہے کہ آخر آپ کا دین غالب آئے گا۔

حضور نے فرمایا جو لوگ (دین) میں داخل نہ ہوں، یہود و نصاریٰ ستارہ پرست ہوں اور اعمال صالحہ بجالائیں تو خدا ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ ان کے بارے میں یہ قطعی فیصلہ ہے کہ اگر نیک اعمال بجالائیں اور آخرت پر ایمان رکھیں۔ آخرت پر ایمان رکھنا ان کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ یہ لوگ دین لانے سے مستثنیٰ قرار دیئے جا رہے ہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن تک پیغام نہیں پہنچ پایا تھا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو کوئی غم نہیں ہو گا اللہ نے ان کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔

آیت نمبر:71

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 71 **لقد اخذنا** (۔) ہم نے یقیناً بنی اسرائیل سے میثاق لیا تھا اور ان کی طرف رسول بھیجے تھے۔ جب ان کے پاس کوئی رسول آیا تو بعض کو انہوں نے جھٹلا دیا اور بعض کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے۔

آیت نمبر:72

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 72 **وحسبوا الا** (۔) انہوں نے سمجھا کہ کوئی فتنہ نہیں ہو گا اور وہ گونگے اور بہرے ہو گئے۔ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا مگر ان میں بہت سے پھر اندھے بہرے ہو گئے جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ ان پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

آیت نمبر:73

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 73 **لقد کفر الذین** (۔) یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہے۔ مسیح نے تو یہی کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو وہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کا ٹھکانہ جہنم اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف تفاسیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں مرکزی نکتہ یہی ہے کہ حضرت مسیح نے اپنوں اور غیروں سب کو اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔ اگر وہ بیٹے ہوتے اور سب اللہ کے پیارے تھے تو سب بیٹے ہو جاتے۔ مسیح کو الگ بیٹا بنانے کی کوئی ضرورت باقی نہ تھی۔ بیٹے نے اگر باپ کی عبادت کی تو ورثہ کس کا پایا؟ اللہ نے تو کسی کی عبادت نہیں کی۔ پتہ لگا کہ قرآن کریم نے عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقیدوں کو بالکل دفنا کر رکھ دیا۔

آیت نمبر:74

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 74 **لقد کفر الذین قالوا** (۔) جن لوگوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے اور ایک معبود کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

آیت نمبر:75

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 175 **افلا یتوبون** (۔) کیا وہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے نہیں جھکتے اور اپنے گناہوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور بخشش طلب کرتے ہوئے اللہ کی طرف نہیں جھکتے حالانکہ اللہ بخشش کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور نے مسکرا کر فرمایا آج تو ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ آج 18 آیتوں کی تفسیر بیان کی گئی۔

ضیاء الحق صاحب

قائداعظم یونیورسٹی میں تعلیمی نظام

قائد اعظم یونیورسٹی پاکستان کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ یہ اسلام آباد شہر کے ایک کنارے پر واقع ہے۔ یونیورسٹی کے ساتھ اسلام آباد کی مشہور مارگلہ ہلز ہیں جو بہترین نظارہ فراہم کرتی ہیں۔ یونیورسٹی چاروں طرف سے سرسبز درختوں کے درمیان گھری ہوئی ہے جو اسے اور بھی خوبصورت بناتے ہیں۔ قائداعظم یونیورسٹی میں معیار تعلیم بہت اچھا ہے اور اکثر اساتذہ باہر کے ممالک سے Ph.D کرکے آئے ہیں۔ اساتذہ بہت تجربہ کار اور قابل ہیں جس کی وجہ سے اس یونیورسٹی کا شمار ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے۔

قائداعظم یونیورسٹی کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ سوشل سائنسز پر اور دوسرا نیچرل سائنسز پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور سائنسی ادارے جیسے کہ (1) نیشنل سنٹر فار فزکس (2) PASTIC (3) SUPARCO اور اکنامکس سنٹر وغیرہ بھی اس کے تحت آتے ہیں۔ اور یہ بھی قائداعظم یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ سوشل سائنسز میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

(1) M.B.A (2) M.P.A.
(3) انٹرنیشنل ریلیشنز (I.R.) (4) انتھروپالوجی (5) اکنامکس (6) مطالعہ پاکستان (7) D.S.S. (ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز)
(8) ہسٹری (9) سائیکالوجی

اور نیچرل سائنسز میں یہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ (1) فزکس (2) کیمسٹری (3) بیالوجی (4) میتھ (5) جیوفزکس (6) الیکٹرانکس (7) کمپیوٹر سائنسز (8) سٹیٹ (Statistics)

عام تاثر یہی ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی میں داخلہ بہت مشکل ہے کیونکہ میرٹ بہت زیادہ ہوتا ہے مگر یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ صرف چند ایک شعبے جیسے کہ کمپیوٹر سائنسز، MBA اور MPA وغیرہ کا میرٹ عام طور پر زیادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ دوسرے شعبوں میں کم نمبر والے طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دوسرے مضامین جن کے میرٹ کم ہیں وہ اچھے نہیں ہیں یا ان کی ویلیو نہیں ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کے فزکس، میتھ، کیمسٹری اور جیوفزکس پورے پاکستان میں بہترین ڈیپارٹمنٹس میں سے ایک ہیں۔ ان مضامین میں زیادہ تر اساتذہ باہر کے ممالک سے تعلیم حاصل کرکے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان اساتذہ کا باہر کے ممالک میں تعلیمی دوروں پر آنا جانا رہتا ہے جس سے ان کے تجربے اور علم میں اضافہ ہوتا ہے جو طلبہ کے لئے فائدہ مند ہے۔

قائد اعظم یونیورسٹی، کامن ویلتھ یونیورسٹیوں میں شامل ہے۔ اس لئے اس کا معیار خاصا بلند ہے اور اس یونیورسٹی سے خاص طور پر نیچرل سائنسز کے شعبوں سے فارغ التحصیل طلبہ کے لئے باہر کے ملکوں میں تعلیم حاصل کرنے کے خاصے مواقع موجود ہیں۔ اس یونیورسٹی کے طلبہ باہر کے ممالک میں ڈاکٹریٹ وغیرہ کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ جو یہ ہیں۔

قائداعظم یونیورسٹی میں سمسٹر سسٹم رائج ہے جو ملک میں گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں میں بہت کم پایا جاتا ہے۔ عام طور پر دیگر یونیورسٹیوں میں سالانہ امتحانات کا طریقہ رائج ہے۔ جو دنیا کے اکثر ممالک میں تعلیمی نظام سے مختلف ہے۔ دنیا کی بیشتر یونیورسٹیوں میں سمسٹر سسٹم ہی رائج ہے۔ نیچرل سائنسز میں M.Sc. M.Phill اور Ph.D آفر کی جاتی ہے۔ M.Sc. دو سال، M.Phill دو سال اور Ph.D. تین سال کی ہے۔ M.Sc. اور M.Phill دو سال کی بجائے 22 مہینوں ہی میں مکمل ہو جاتے ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ جو قائداعظم یونیورسٹی میں پڑھنے کا ہے وہ یہ کہ نتیجہ ایک مہینے کے اندر ہی مل جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دوسری یونیورسٹیوں کے مقابلے میں بہت کم وقت ضائع ہوتا ہے۔ M.Sc. چار سمسٹر پر مشتمل ہے۔ ہر سمسٹر کہلاتا تو 6 مہینے کا ہے مگر دراصل 4 مہینے یا کچھ زیادہ کا ہی ہوتا ہے۔ سمسٹر سسٹم میں دوران تعلیم وقفے وقفے سے ٹیسٹ وغیرہ ہوتے رہتے ہیں اور طلبہ کو پڑھنا پڑھتا ہے بہ نسبت سالانہ امتحانات کے جس میں طلبہ عام طور پر سال کے آخر میں امتحانات سے دو تین مہینے پہلے ہی کتابوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ سمسٹر سسٹم میں کورسز زیادہ وسیع طور پر نہیں پڑھائے جاتے بلکہ ہر مضمون کا جامع تعارف ہی ہوتا ہے اور امتحانات جلد جلد ہونے کی وجہ سے نمبر اور گریڈز بھی بہتر آتے ہیں۔

M.Phill بھی دو سال کا ہوتا ہے جس میں پہلے سال کلاسز ہوتی ہیں اور پہلا سال دو سمسٹرز پر مشتمل ہے۔ دوسرے سال ریسرچ ورک اور تھیسز ہوتا ہے۔ آج تک پاکستان میں جتنے لوگوں نے Ph.D کی ہے ان میں سے سب سے زیادہ قائداعظم یونیورسٹی سے ہیں۔ نیز آج کل بھی جتنے لوگ اس یونیورسٹی سے Ph.D کر رہے ہیں اتنے اور کسی یونیورسٹی میں نہیں۔ ہم اس

یونیورسٹی کی Ph.D کو بہترین تو نہیں کہتے مگر یہ دوسری اکثر یونیورسٹیوں سے بہتر ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کے میتھ اور فزکس ڈیپارٹمنٹس کے اساتذہ کے ڈاکٹر عبدالسلام کے سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس اٹلی سے بہترین تعلقات ہیں۔ اکثر اساتذہ ڈاکٹر صاحب کے سنٹر سے فائدہ اٹھا چکے ہیں اور سنٹر میں جاتے رہتے ہیں۔ ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ بیرون ملک پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے آپ کو ان اساتذہ سے تعارفی لیٹر کی ضرورت ہوتی ہے جن سے آپ تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور جو آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان لیٹرز کا باہر داخلہ میں خاصا کردار ہوتا ہے۔ یہ لیٹرز اگر بہترین اور عالمی طور پر جانے مانے پروفیسرز کے ہوں تو داخلہ میں بہت آسانی رہتی ہے۔ یہ موقع آپ کو یہ یونیورسٹی فراہم کرتی ہے۔ اس طرح دوسرے ڈیپارٹمنٹس مثلاً الیکٹرانکس ڈیپارٹمنٹ کا جاپان سے لنک ہے اور دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں بھی مختلف سکالرشپس آفر ہوتے رہتے ہیں جن کی بعض دوسری یونیورسٹیوں میں خبر تک نہیں پہنچتی۔ یہی وجہ ہے کہ بیرون ملک تعلیم میں بھی اس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ کو خاصی آسانی رہتی ہے۔ آج کل M.Phill کے داخلے شروع ہو چکے ہیں اور فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14- جنوری ہے۔ M.Phill کے لئے ایک چھوٹا سا ٹیسٹ کلیئر کرنا ضروری ہے۔ جو آپ کے مضمون کے بارے میں ہوتا ہے۔ اس کے لئے Sample paper یونیورسٹی سے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے مل سکتا ہے۔

قائداعظم یونیورسٹی سال میں دو دفعہ داخلے آفر کرتی ہے۔ ایک دسمبر میں اور دوسرے اگست میں۔ دسمبر سے جو داخلے ہوتے ہیں ان کی کلاسیں عام طور پر یکم فروری سے شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ مارننگ کلاسز ہیں جس میں طلبہ اوپن میرٹ پر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں کچھ سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر آفر کی جاتی ہیں۔ ہر مضمون میں اوپن میرٹ زیادہ ہوتا ہے اور اس کی فیس کم ہوتی ہے جو ایک سمسٹر کے لئے عام طور پر پانچ ہزار ہے۔ سیلف فنانس پر میرٹ کم ہوتا ہے مگر فیسیں زیادہ ہیں جو تیس ہزار تک ایک سمسٹر کے لئے ہوتی ہیں۔ جن طلبہ کے F.Sc. اور B.Sc. میں نمبر کم ہوں اور وہ زیادہ فیسیں ادا کر سکیں وہ سیلف فنانس پر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے داخلے جو اگست میں شروع ہوتے ہیں وہ ایوننگ کلاسز کے ہیں۔ یہ کلاسز عام طور پر یکم ستمبر سے شروع ہوتی ہیں۔ یہاں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ایوننگ کلاسز کے لئے میرٹ بہت کم ہوتا ہے اور وہ طلبہ جو مارننگ کلاسز میں میرٹ کم ہونے کی وجہ سے داخلہ نہیں لے سکتے وہ ایوننگ کلاسز میں داخلہ لے رہے ہیں۔ ایوننگ کلاسز میں میرٹ اس حد تک گرا ہے کہ یہ خیال کہ قائداعظم یونیورسٹی میں میرٹ بہت زیادہ ہے غلط ثابت ہوا ہے اور طلبہ دھڑا دھڑ ایوننگ کلاسز میں آرہے ہیں۔ اس لئے وہ بھائی جن کے کسی وجہ سے گذشتہ کلاسوں میں نمبر اچھے نہیں رہے وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر پچھلے نقصان کو پورا کر سکتے ہیں۔ ایوننگ کلاسز میں خاصے کم نمبر والے طلبہ کے لئے داخلہ ممکن ہے۔ یہ داخلے اگست میں شروع ہوتے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ ایوننگ کلاسز کا معیار بالکل مارننگ کلاسز کے برابر ہے۔ وہی اساتذہ ہیں۔ وہی کورسز ہیں تمام سسٹم ایک طرح کا ہے اور ڈگری میں بھی کوئی فرق نہیں۔ ایوننگ کلاسز میں تمام سیٹیں سیلف فنانس کی بنیاد پر آفر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ یہاں ایسے طلبہ بھی اول پوزیشنیں لیتے رہے ہیں جن کے رزلٹ گذشتہ کلاسوں میں اچھے نہیں تھے۔ داخلہ کے لئے میرٹ بنانے کا فارمولا حسب ذیل ہے۔

$$\frac{\text{F.Sc. میں حاصل کردہ نمبر}}{\text{ٹوٹل نمبر}} \times 800 + \frac{\text{B.Sc. میں حاصل کردہ نمبر}}{\text{ٹوٹل نمبر}} \times 800 + \text{N.C.C.} + \text{H.Q.}$$

اس کے علاوہ کمپیوٹر میں داخلہ کے لئے ایک ٹیسٹ کلیئر کرنا ضروری ہے۔ اس ٹیسٹ اور گذشتہ سال کے میرٹ نظارت تعلیم یا یونیورسٹی آفس سے مل سکتے ہیں۔ ہماری تمام احمدی طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے لئے یونیورسٹیوں وغیرہ کے انتخاب میں قائداعظم یونیورسٹی کو مد نظر رکھیں اور ان سہولیات سے فائدہ اٹھائیں جو اس یونیورسٹی سے تعلیم کے لئے مل سکتی ہیں۔ میرٹس میں پچھلے ایک دو سالوں میں بہت کمی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ خلافت لائبریری ربوہ میں سٹوڈنٹ سیکشن میں M.Sc. کے لئے کتابیں موجود ہیں جن میں سے بے شمار M.Sc. کی ٹیکسٹ بکس ہیں جن کا مطالعہ داخلے سے پہلے مفید ثابت ہوگا۔ سٹوڈنٹ سیکشن میں Math اور فزکس کی وہ بکس' جو قائداعظم یونیورسٹی میں اور اس کے علاوہ ملک کی دیگر یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں' بھجوائی جا چکی ہیں۔ ان کتابوں کا مطالعہ داخلے سے پہلے B.Sc. کے امتحانات سے فارغ ہونے کے بعد چھٹیوں میں کر لینا چاہئے۔ جس سے نہ صرف بعد میں پڑھائی میں آسانی رہے گی بلکہ اچھے نمبر حاصل کرنے کے امکانات بھی روشن ہو جائیں گے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32463 میں حمیدہ بیگم زوجہ نعمت اللہ صاحب قوم ونیس پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/11 دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان نمبر 16/11 میرا صرف پلاٹ برقبہ 10 مرلہ مکان کا ملبہ خاوند محترم کا ہے۔ مالیتی -/500000 روپے- 2- حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے- 3- طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/5350 روپے- کل جائیداد مالیتی -/510350 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ بیگم 16/11 دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 نعمت اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد محمود دارالعلوم غربی (ب) ربوہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32464 میں چوہدری فرید احمد طاہر ولد چوہدری رشید احمد سرور مرحوم مربی سلسلہ تنزانیہ قوم جٹ ونیس پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-8-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ترکہ والد مرحوم مکان نمبر 20/7 برقبہ دس مرلہ واقع دارالیمن ربوہ میں میرا حصہ -/68055 روپے- 2 ترکہ والد مرحوم مکان نمبر 21/17 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ میں میرا حصہ -/29167 روپے- ترکہ والد مرحوم کے وارث والدہ صاحبہ تین بھائی اور تین بہنیں ہیں میرے حصہ کی کل قیمت -/97222 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری فرید احمد طاہر 20/7 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیفہ صباح الدین احمد وصیت نمبر 20811 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد بھلی وصیت نمبر 26795۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32465 میں سعدیہ حنا بنت چوہدری رشید احمد سرور سابق مبلغ تنزانیہ قوم جٹ ونیس پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/7 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-8-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد مرحوم جس کے وارث والدہ صاحبہ تین بھائی تین بہنیں ہیں۔ 1- ترکہ والد مرحوم مکان نمبر 20/7 برقبہ دس مرلہ واقع دارالیمن وسطی میرا حصہ مالیتی -/34028 روپے- 2- ترکہ والد مرحوم 21/19 برقبہ دس مرلہ واقع دارالعلوم غربی میرا حصہ مالیتی -/14583 روپے- کل ترکہ والد مرحوم میں میرا حصہ مالیتی -/48611 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ حنا 20/7 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیفہ صباح الدین احمد وصیت نمبر 20811 گواہ شد نمبر 2 فرید احمد طاہر برادر موصیہ

ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے رہو

چوکیدار نے ایک چور کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہ ساری رات بڑے کرب میں مبتلا رہا۔ اسی حالت میں اس کے کان میں کسی شخص کے رونے کی آواز آئی جو اپنی تنگ دستی پر خدا سے شکوہ کر رہا تھا۔ چور نے پکار کر کہا کہ اے بھائی جا خدا کا شکر کر ہاتھ تنگ ہیں تو کیا ہوا میری طرح بندھے ہوئے تو نہیں۔

اطلاعات و اعلانات

قائدین و عہدیداران شعبہ خدمت خلق توجہ فرمائیں

○ شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت مجالس کو امسال ماہ رمضان میں مستحق افراد کو روزے رکھوانے کے سلسلے میں منظم پروگرام بنانے کی درخواست کی گئی تھی۔ اسی طرح عید کی خوشیوں میں غریب بھائیوں کو شامل کرنے کی بھی تحریک کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں کی گئی مساعی کی تفصیلی رپورٹ براہ کرم مقررہ فارم پر جلد سے جلد مرکز ارسال فرما دیں۔

قائدین ضلع اور علاقہ کی خدمت میں یہ درخواست بھی ہے کہ وہ ٹارگٹ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ضلع علاقہ میں ہونے والی مساعی کا خلاصہ بذریعہ فیکس نمبر 213091-04524 ارجنٹ سروس عید سے کم از کم ایک روز قبل مرکز پہنچا دیں۔ یا فون نمبر 212349-04524 پر نوٹ کروا دیں۔ شکریہ

(مہتمم خدمت خلق)

محترم مولوی اقبال احمد غضنفر صاحب وفات پاگئے

○ نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مکرم محترم مولوی اقبال احمد غضنفر صاحب مربی سلسلہ بوجہ شدید ہارٹ اٹیک 29۔ دسمبر 1999ء شام سات بجے اچانک وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں شیر محمد صاحب آف سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے صاحبزادے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اندرون و بیرون ملک لمبے عرصہ تک خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔ 30۔ دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المہدی میں بعد نماز ظہر پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان نے دعا کروائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا بشارت احمد کارکن تحریک جدید اور ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی عمر تقریباً ستر برس تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے ارسلان احمد کا نام تبدیل کرکے حاتم احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے سخی احمد مکان نمبر 1/4 محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

○ عزیز محمد مدثر ابن مکرم محمد سرور صاحب کارکن اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا چھوٹا بیٹا (عمر 3 سال) کانوں اور سینہ کی تکلیف کی وجہ سے گذشتہ کچھ عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ تکلیف زیادہ ہو جانے کی وجہ سے آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ سے نوازے۔

○ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کا امریکہ میں آپریشن ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عزیزم مظفر احمد صاحب شدید بیمار ہے۔

○ مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کی اہلیہ صاحبہ کو دل کا اٹیک ہوا ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے۔

○ مکرم ملک انعام الرحمن صاحب نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور رواپڈا ہسپتال لاہور میں زیر علاج اور داخل ہیں۔

○ محترم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لاہور بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بورس یلسن اچانک مستعفی

روس کے صدر بورس یلسن نے اچانک استعفیٰ دے دیا اور اپنے اختیارات اپنے وزیر اعظم ولادی میر پوٹن کو قائم مقام صدر مقرر کر کے دیدیئے۔ صدر یلسن نے خراب صحت کے باعث جمعہ کو سرکاری ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی صدی میں ملک کو نئے خون کی ضرورت ہے۔ روس کا صدارتی انتخاب مارچ میں ہوگا۔ بورس یلسن نے امید ظاہر کی کہ ان کے جانشین صدر منتخب ہوں گے۔

انڈونیشیا میں بدترین فسادات

انڈونیشیا میں تاریخ کے بدترین فرقہ وارانہ فسادات میں 320۔ افراد ہلاک ہوئے۔ 50 سال کی تاریخ میں شدید ترین مسلم عیسائی فسادات نے سپائس جزیرے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا مسلح جھڑپوں میں سینکڑوں افراد زخمی بھی ہوئے۔ مختلف جزائر میں جاری فرقہ وارانہ فسادات میں چند روز کے دوران مجموعی طور پر 8 سو افراد ہلاک ہوچکے ہیں سینکڑوں عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں۔ وسیع پیمانے پر لوٹ مار ہوئی۔ عیسائی رہنماؤں نے فسادات کو مذہبی جنگ قرار دے دیا۔

گروزنی پر تباہ کن ہتھیاروں کی دھمکی

روس نے گروزنی پر قبضہ میں ناکامی پر تباہ کن ہتھیار استعمال کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ روسی فوج اور چیچن جانبازوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں 70 روسی فوجی ہلاک اور 80 جانباز شہید ہو گئے۔ چیچن جانبازوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہماری پوزیشنیں مضبوط ہیں روسیوں کو جلد چیچنیا سے نکال باہر کریں گے۔ ملحد روسی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

اسرائیل کے خلاف فلسطینیوں کا آبادی بم

فلسطینیوں نے اسرائیل کے خلاف آبادی بم کا استعمال شروع کردیا ہے۔ فلسطین میں اسرائیل سے مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ بچوں کی پیدائش کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہر شخص زیادہ اولاد کا خواہشمند ہے۔ 70 فیصد فلسطینیوں کے کم از کم 8 بچے ہیں۔

ہزاروں فلسطینی مکہ پہنچ گئے

ہزاروں فلسطینی پابندیاں توڑ کر عمرہ اور حج کے لئے مکہ پہنچ گئے۔ اسرائیلیوں نے فلسطینیوں کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگا رکھی ہے۔ سرحدیں بند کی جاچکی ہیں۔ سعودی عرب پہنچنے والوں میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔

قطر نے تعلقات توڑنے کی دھمکی دے دی

قطر نے فلسطینی اتھارٹی کو تعلقات منقطع کرنے کی دھمکی دے دی۔ فلسطینی حکومت نے قطری بینک آفیسر کی گرفتاری کے لئے قطری سفارت خانے کو محاصرہ میں لے لیا۔ قطری سفیر بطور احتجاج فلسطینی اتھارٹی سے چلے گئے۔ انہوں نے فلسطینی حکومت پر غیر شائستہ رویے کا الزام لگایا ہے۔

اسلحے کا سب سے بڑا خریدار

مشرق وسطیٰ اسلحے کی سب سے بڑی منڈی بن گیا ہے۔ گزشتہ برس 16745 ملین ڈالر سے زیادہ رقم اسلحہ کی خریداری پر خرچ کی گئی۔ اسلحے کا سب سے بڑا خریدار سعودی عرب ہے۔ اس نے 18 ہزار ملین ڈالر سے زیادہ اسلحہ خرید لیا۔

میلاسوچ کی کسووو پر قبضے کی دھمکی

سرب نسل پرست صدر میلاسوچ نے کسووو پر دوباہ قبضہ کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری فوجیں جون تک کسووو پر قبضہ کرلیں گی۔ نیٹو کے سپریم کمانڈر نے جواباً کہا ہے کہ سربوں کو کسووو پر قبضہ کرنے نہیں دیں گے۔ سرب صدر نے کہا کہ البانوی نژادوں کو نیٹو کی حمایت کے باوجود ناکامی ہوئی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات۔ 6 جنوری 2000ء

12-35 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-35 a.m.	رمضان پروگرام۔ ایم ٹی اے فرانس۔
2-15 a.m.	درس القرآن۔
3-30 a.m.	رمضان پروگرام۔
4-10 a.m.	مجلس عرفان۔ اردو دان دوستوں کے ساتھ۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
6-05 a.m.	درس القرآن۔
7-20 a.m.	رمضان پروگرام۔
7-30 a.m.	لقاء مع العرب۔
8-35 a.m.	درس الحدیث۔
8-50 a.m.	اردو کلاس۔
10-10 a.m.	مجلس عرفان۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
12-05 p.m.	سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔
1-05 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-10 p.m.	اردو کلاس۔
3-15 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-15 p.m.	درس القرآن۔ لائیو۔
5-30 p.m.	رمضان پروگرام۔ درس الحدیث۔
6-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
6-35 p.m.	مذاکرہ۔
7-05 p.m.	بنگالی سروس۔ خطبہ جمعہ۔
8-00 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
9-05 p.m.	تلاوت۔ درس الحدیث۔
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ رمضان کے بارے میں گفتگو۔
11-30 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 3۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-19
منگل 4۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-40
منگل 4۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-07

طیارے کا اغوا کا ڈراپ سین

بھارتی طیارے کو اغوا کرنے والوں نے اپنے تین اسیر ساتھیوں مولانا مسعود اظہر، مشتاق زرگر اور عمر سعید شیخ کو رہا کرنے کے بدلے میں طیارہ چھوڑ دیا اور تمام یرغمالی رہا کر دیئے۔ طالبان نے تینوں رہا ہونے والوں اور 5 ہائی جیکروں کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے کے لئے محفوظ راستہ فراہم کیا۔ ہائی جیکر تینوں ساتھیوں کو لے کر نامعلوم مقام پر چلے گئے۔ مسافروں کی رہائی شام 5 بجے عمل میں آئی اور رات نو بجے کے قریب تمام مسافر نئی دہلی پہنچ گئے۔ بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ مسافروں کو رہا کرانے کیلئے تین قیدیوں کو ساتھ لیکر ہائی جیکروں کے حوالے کرنے کیلئے خصوصی پرواز سے قندھار گئے۔ قندھار میں بھارتی مذاکراتی ٹیم نے بھارتی حکام کو ہائی جیکروں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے سے آگاہ کیا تھا جس کے نتیجے میں تینوں قیدیوں کو جیلوں سے رہا کر کے قندھار پہنچا دیا گیا۔

بھارتی حکومت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور

تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ ہائی جیکروں نے بھارتی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ وزیراعظم بھارت کے قومی سلامتی کے مشیر برجیس مشرا نے انتہائی مایوسی اور پریشانی کے عالم میں اس معاہدے کا اعلان کیا۔ اس وقت وہ ٹھیک سے بول بھی نہیں سکتے تھے۔ ایک تجزیہ نگار نے کہا کہ بھارتی حکومت کو اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہئے۔

اختتام خوش آئند ہے

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ہائی جیکنگ کے ڈرامہ کا اختتام خوش آئند ہے۔ طالبان نے ذمہ دارانہ طرز عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دہشت گردی کے بے بنیاد الزامات کا عملی جواب دیا۔

ہائی جیکر نامعلوم مقام پر

طالبان ہائی جیکروں کو نامعلوم مقام پر لے گئے ہیں۔ ان کو ملک چھوڑنے کیلئے دس گھنٹوں کی مہلت دی گئی ہے۔ ایک افغان سفارت کار نے کہا کہ افغانستان ان لوگوں کو اپنے ملک میں نہیں دیکھنا چاہتا کسی قریبی ملک پہنچا دیا جائے گا۔

ہم جھکے نہیں

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے کہا ہے کہ ہم دہشت گردوں کے سامنے نہیں جھکے۔ دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کرنے کے عزم پر قائم ہیں۔

جاوید اقبال اور ساتھیوں کا جسمانی ریمانڈ

100 بچوں کے قاتل جاوید اقبال اور اس کے ساتھیوں کا 6 جنوری تک جسمانی ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔ اس کے بیان کے بعد ڈی ایس پی طارق کمبوہ کو پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کئی دیگر پولیس افسروں کی گرفتاری کا بھی امکان ہے۔ ملزم جاوید اقبال نے دوران تفتیش انکشاف کیا کہ 100 بچوں کے قتل کے بعد ڈی ایس پی سی آئی اے طارق کمبوہ میرے گھر گئے اور مجھے گرفتار کئے بغیر ہی واپس آگئے۔ بعد ازاں ملزم نے سی آئی اے سنٹر جاکر اپنے ساتھی ساجد کو چھڑا لیا۔ ملزم نے اپنے طویل اعترافی بیان میں کہا کہ مجھے موت کا خوف نہیں اب میں زندہ بھی نہیں رہنا چاہتا۔ میرے تمام جرائم کا ذمہ دار تھانہ غازی آباد کا سابق ایس ایچ او عبدالشکور کھوکھر ہے اس نے میرے ملازم کے قتل اور مجھ پر حملہ کئے جانے کا نوٹس لیا ہوتا اور ملزموں کو گرفتار کیا ہوتا اور میرے ہی خلاف مقدمہ درج نہ کیا ہوتا تو میں کبھی جرائم کی دنیا میں داخل نہ ہوتا۔ میری ماں جب روئی تو میں نے فیصلہ کیا کہ اب بہت سی مائیں روئیں گی۔ میں نے تہیہ کر لیا کہ میں 100 بچے قتل کروں گا۔ پاکستانی پولیس ظالم ہے۔ اس نے بتایا کہ میں گیس کا ماسک چڑھا کر مارتا تھا۔ پھر انہیں تیزاب کے ڈرم میں ڈال دیتا تھا وہ چند منٹوں میں پانی بن جاتے تھے۔

ساتھیوں کی گرفتاری سے حوصلہ پست ہوا

سو بچوں کے قاتل کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ اپنے ساتھیوں کی گرفتاری سے اس کا حوصلہ پست ہو گیا تھا۔ چنانچہ ان کی گرفتاری کے نو گھنٹے کے بعد اس نے گرفتاری دے دی۔ مقتل سے ٹریولرز چیک کی رسید ملنے پر پولیس نے یونائیٹڈ بنک کی تمام شاخوں کو الرٹ کر دیا تھا۔ دینہ کی برانچ سے 29 نومبر کو چیک کیش ہوا۔ ملزم کے ساتھی دوبارہ آئے تو مینیجر نے دروازے بند کر کے پولیس بلالی۔ پولیس کی گاڑی کا سائرن سن کر باہر کھڑا جاوید اقبال فرار ہو گیا۔ اور ناکہ بندی کے باوجود لاہور پہنچ گیا۔ اور جس اخبار کا دفتر اسے سٹیشن کے قریب نظر آیا تو وہاں پہنچ کر گرفتاری دے دی۔ اس نے پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہونے کی بجائے فوج کے ہاتھوں گرفتاری دی۔

مارنا نہیں سب کچھ بتاؤں گا

جاوید اقبال نے پولیس اور فوج کو کہا کہ مجھے مارنا نہیں جو کچھ پوچھو گے سب کچھ بتاؤں گا اس نے کہا کہ تین ایس پی اور 6 انسپکٹر میرے ساتھ تعاون کرتے تھے۔ سیاسی معززین بھی میرے ساتھی تھے۔

ہماری محنت سے گرفتاری ہوئی

ڈی آئی جی پنجاب نے کہا کہ جاوید اقبال کی گرفتاری ہماری محنت سے ہوئی ہم نے گھیرا تنگ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کے پاس رقم ختم ہو گئی چنانچہ اس نے خود ہی گرفتاری دے دی۔

لوگوں کی بددعائیں عورتیں کی آہ وزاری

100 بچوں کے بدنام قاتل کو جب ریمانڈ کے لئے سول جج کی عدالت میں پیش کیا گیا تو اس کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ ہر شخص اسے ہاتھ اٹھا کر بددعائیں دیتا رہا۔ میڈیکل چیک اپ کے لئے لے جایا گیا تو وہاں بھی زبردست ہجوم تھا۔ لوگ مطالبہ کر رہے تھے کہ اسے سنگسار کرو۔

بجلی پر 15 فیصد سیلز ٹیکس نافذ ہو گیا

واپڈا کی طرف سے مزاحمت کے باوجود یکم جنوری سے بجلی کے بلوں پر 15 فیصد سیلز ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے۔ سیلز ٹیکس سے صنعتی تجارتی اور پانچ سو یونٹس سے زیادہ بجلی استعمال کرنے والے گھریلو صارفین متاثر ہونگے۔

شیرپاؤ کو دس لاکھ جرمانہ نااہلی کا امکان

صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو پشاور کی احتساب عدالت نے حیات آباد پلاٹ سکینڈل کیس میں دس لاکھ روپے جرمانہ کر دیا جو انہوں نے موقع پر ادا کر دیا۔ دیگر چار ریفرنسوں میں شیرپاؤ سابق صوبائی وزیر ملک حلیم خٹک، سابق سینیٹر ملک قیوم، ملک فرید، زر محمد اور نور شیر بری ہو گئے۔

قومی بنکوں کی انعامی سکیمیں ختم

قومی بنکوں نے تمام انعامی سکیمیں ختم کر دی ہیں۔ آئندہ کوئی قرعہ اندازی نہیں ہو گی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے کے بعد سٹیٹ بنک نے تمام سکیمیں 31۔ دسمبر تک ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔

بینظیر سمیت مفروروں کو وطن لایا جائے گا

بینظیر بھٹو سمیت 23 بڑے مفروروں کی گرفتاری اور ان کو وطن واپس لانے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ قومی احتساب بیورو نے مالیاتی اداروں کے نادہندگان کو رقم سمیت وطن واپس لانے کے لئے انٹرپول سمیت سفارتی سطحوں پر بھی رابطوں کو حتمی شکل دے دی۔

موٹروے پر حادثہ کے ہلاک شدگان سپرد خاک

موٹروے حادثہ میں شناخت نہ ہونے والے 26۔افراد کی نماز جنازہ اجتماعی طور پر ادا کئے جانے کے بعد ان کو امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ ادا کی۔

4 کروڑ کی ڈکیتی

نیشنل بینک مستونگ میں گذشتہ روز تین کروڑ 92 لاکھ 90 ہزار 945 روپے کی مالیت کا ڈاکہ پڑا۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61